باب نمبر 10

آیاتِ ختمِ نبوّت

افادات

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ وعم نوالہ واعظم شانہٗ واتم برہانہٗ کی حمد وثناء اور شفیع محشر مالک کوثر محبوب دلبر، احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گوہر بار میں ہدیۂ درود وسلام عرض کرنے کے بعد

وارثانِ منبر ومحراب، اربابِ فکر ودانش، نہایت ہی معزز ومحتشم حضرات وخواتین!

رب ذوالجلال کے فضل اور توفیق سے ماہ رمضان کے روحانی ماحول میں ادارہ صراط مستقیم کی طرف سے فہم دین کورس کے دسویں سبق میں ہم سب کو شرکت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

میری دعا ہے خالق کائنات جل جلالہٗ سب کا اپنے گھروں سے نکل کر محض دین کے شوق کیلئے آنا اور توجہ سے سننا اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔

خالق کائنات جل جلالہٗ قرآن و سنت کا فہم اور اس کے ابلاغ و تبلیغ کی توفیق اور اس پر عمل کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

ہمارا آج کا موضوع

"آیاتِ ختم نبوت" ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کو تسلیم کرنا' ایمان کیلئے اساس کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایمان تب مکمل ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو محض نبی یا رسول ہی نہ مانا جائے بلکہ آپ کو خاتم النبیین بھی تسلیم کیا جائے۔

خالق کائنات جل جلالہٗ نے انسانیت کی ہدایت کیلئے نبوت و رسالت کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اُس کے آخر میں ہمارے آقا اور تمام رسولوں کے قائد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم نبوت کا تاج پہنا کر بھیجا۔ آپ پر نبوت کا سلسلہ بند ہو گیا۔

آپ کے بعد کسی لحاظ سے کوئی شخص بھی نبی نہیں ہو سکتا ہے جو بھی ایسا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا' کذاب ہوگا' دجال ہوگا اور اُمت مسلمہ پر اُس کا انکار لازم ہے اور اُمت مسلمہ کا اُس کے خلاف جہاد کرنا ضروری ہے۔

ختم نبوت اُمت کا اجماعی عقیدہ ہے اور اس معنی کے لحاظ سے اجماعی عقیدہ ہے کہ ختم نبوت کا معنی ہی یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد زمانہ کے لحاظ سے کسی معنی میں بھی کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ نہ کوئی ظلی' نہ کوئی بروزی اور نہ کسی اور حیثیت میں وہ نبی بن سکتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

خاتم النبیین کے معنی میں وقت کے لحاظ سے آخری ہونا ایک اہم جزو ہے۔ اس کے لحاظ سے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کسی نبی کی کوئی گنجائش باقی نہیں ہے۔ اُمت نے ہمیشہ ان لوگوں کے خلاف جہاد کیا اور اُن سے صفحۂ ہستی کو پاک کیا' جنہوں نے ختم نبوت کے اس معنی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔

خالق کائنات جل جلالہٗ نے قرآن مجید کے متعدد مقامات پر اس حقیقت کو بیان کیا تو جو ختم نبوت کا منکر ہے وہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ہمارے ہاں اس فتنے کا نام قادیانیت ہے۔ اُن کو احمدی بھی کہتے ہیں' مرزائی بھی کہتے ہیں اور بعض اُن کو غلامیہ بھی کہتے ہیں۔

اُن لوگوں کا جو جھوٹا مدعی نبوت ہے اُس کے سمیت سب لوگوں کا حکم کفر کا ہے' ہر لحاظ سے ان سے اجتناب ضروری ہے ان کی تکفیر کا عقیدہ رکھنا ایمان کیلئے لازمی ہے۔

قرآن مجید میں خالق کائنات جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا ہے:

سورہ احزاب ۴۰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔

Muhammad is not the father of any of your men,

yes He is the Messenger of Allah and the last one among all the Prophets. And Allah knows all things.

خالق کائنات جل جلالہٗ نے اس مقام پر بڑے خوبصورت انداز میں ختم نبوت کا مسئلہ بیان کیا ہے۔ہم اس کے نکات کے لحاظ سے گھنٹوں بحث کرتے رہتے ہیں لیکن آج کی گفتگو کا انداز کچھ اور ہے۔

محاسبہ قادیانیت کے لحاظ سے قرآن مجید کی آیات آج پیش کروں گا اور اُن پر مختصر تبصرہ کرتے ہوئے اپنی گفتگو کو آگے بڑھاؤں گا۔

اس بات کو واضح کیا جائے گا کہ ختم نبوت محض ایک آیت کا ہی سبق نہیں بلکہ قرآن مجید کی متعدد آیات اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں اور قرآن مجید کی درجنوں آیات قادیانیت کے ردّ میں موجود ہیں بلکہ بندہ ناچیز تو یہ کہتا ہے کہ قرآن مجید کے ہر لفظ سے قادیانیت کا ردّ کیا جا سکتا ہے اور ختم نبوت کا اثبات کیا جا سکتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا معنی بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی حسین بات لکھی۔

گفتہ اند معنی خاتم النبیین آں است کہ رب العزت نبوت ہمہ انبیاء جمع
کردو دل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم را معدن آن کرد و مہر برآں نہاد تا ہیچ
دشمن بموضع نبوت راہ نیافت نہ ہوائے نفس نہ وسوسہ شیطان

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی محققین نے یہ بیان کیا ہے کہ خالق کائنات جل جلالہٗ نے تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت کو جمع کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دل میں رکھ دی اور آپ کے دل کو اُس نبوت کیلئے معدن قرار

دے دیا۔ نبوت کو دل میں رکھنے کے بعد مہر لگا دی تا کہ کسی دشمن کو نبوت کی چوری کی توفیق نہ ہو سکے اور نبوت کی چوری کی طرف اُس کو راستہ نہ مل سکے۔ نہ شیطان کے وسوسے کو راستہ ملے اور نہ ہی نفس کی خواہش کو راستہ ملے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو عمومی طور پر بیان کیا جاتا ہے یعنی ختم رسالت کی جگہ ختم نبوت بولا جاتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس خصوصی مقام پر خاتم النبیین کا لفظ بولا اور خاتم المرسلین کا لفظ نہیں بولا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

اللہ تعالیٰ نے ذکر تو دونوں منصبوں کا کیا یعنی نبوت کا بھی ذکر کیا اور رسالت کا بھی ذکر کیا لیکن ختم کے لحاظ سے یہ فرمایا کہ وہ خاتم النبیین ہیں۔ اس واسطے عرف عام میں لفظ ختم نبوت بولا جاتا ہے۔ اگرچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی بھی کوئی نہیں ہوسکتا۔ رسول بھی کوئی نہیں ہوسکتا۔ لیکن عمومی طور پر ختم نبوت اس آیت کی وجہ سے بولا جاتا ہے۔ آیت کریمہ میں اس کے بولنے کی حکمت یہ ہے کہ خالق کائنات جل جلالہٗ کمال طریقے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کی گنجائش کی نفی کرنا چاہتا تھا، اُس نے مبالغہ اور تاکید کے ساتھ اس مطلب کو بیان کر دیا ہے۔ اس واسطے ہمارے ہاں منطق میں ایک قانون ہے کہ عام کی نفی سے خاص کی نفی ہو جاتی ہے لیکن خاص کی نفی سے عام کی نفی نہیں ہوتی۔ ایک ہے نبی ہونا اور ایک ہے رسول ہونا۔

نبوت عام ہے اور رسالت خاص ہے۔ نبی بڑھتا ہے تو رسول بن جاتا ہے۔

اس طرح کہ جو بھی رسول ہوتا ہے وہ نبی ضرور ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو بھی نبی ہو وہ رسول بھی ہو' کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔

اس کی مثال اس طرح سمجھی جا سکتی ہے۔ ایک ہے سندھی ہونا اور ایک ہے پاکستانی ہونا۔ پاکستانی ہونا عام ہے اور سندھی ہونا خاص ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ فلاں شخص سندھی نہیں تو اُس کے پاکستانی ہونے کی نفی نہیں ہوتی۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ سندھی نہیں ہوسکتا ہے وہ پنجابی ہو' وہ بلوچی ہو۔ لیکن جس وقت ہم یہ کہیں گے کہ وہ پاکستانی نہیں تو اس سے سب کی نفی ہو جائے گی کہ وہ بلوچی بھی نہیں' پنجابی بھی نہیں' بلوچی بھی نہیں وہ سندھی بھی نہیں۔ تو اس کو اس طرح سمجھنا ہے عام کی نفی سے خاص کی نفی ہو جاتی ہے لیکن خاص کی نفی سے عام کی نفی نہیں ہوتی۔

اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو بیان کرتے ہوئے یہ کہا جائے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی کے باپ نہیں۔ وہ اللہ کے رسول ہیں اور وہ خاتم الرسلین ہیں تو یہ وہم پڑ سکتا تھا کہ آپ کے بعد کوئی رسول تو نہیں ہوسکتا۔ شاید کوئی نبی ہوسکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس انداز میں بیان کیا کہ آپ خاتم النبیین ہیں' آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا تو جب نبوت کی نفی ہوگی تو رسالت کی تو بطریق اولیٰ نفی ہو جائے گی جب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا تو وہ رسول کس طرح ہوسکتا ہے تو اس انداز میں مبالغے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نفی کرنے کیلئے یہ سلسلہ شروع کیا اور عام کی نفی فرما دی تا کہ اس کے ذریعے سے خاص کی نفی ہو جائے۔

خاص کی نفی کی جاتی تو پھر عام کی گنجائش باقی رہتی لیکن اللہ تعالیٰ نے ابتداءً ہی عام کی نفی فرما دی اور اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں ہوسکتا تو اب

طریق اول واضح ہو گیا جب نبی کی گنجائش نہیں تو رسول کی گنجائش کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔

تو خالق کائنات جل جلالہٗ نے کمال طریقے سے اس ختم نبوت کے مضمون کو واضح کیا ہے۔ قرآن مجید میں آیات کے لحاظ سے جس وقت ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں درجنوں آیات ایسی نظر آتی ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو واضح کرتی ہیں۔ آج میں آپ کے سامنے ختم نبوت کے متعلق تیس ۳۰ آیات پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، جس میں اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کو بیان فرمایا۔

(۱) پہلی آیت: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (سورہ الاحزاب، آیت ۴۰)

(۲) دوسری آیت: قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا

(سورہ الاعراف آیت ۱۵۸)

اے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ ارشاد فرما دیں۔ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول بن کے آیا ہوں۔

الناس کے ساتھ جو خطاب ہے یہ اُس وقت کے لوگوں کیلئے بھی تھا جو دو صدیاں بعد میں پیدا ہونے والے تھے۔ اُن کیلئے بھی تھا جو دس صدیاں بعد میں پیدا ہونے والے تھے، اُن کیلئے بھی تھا جو قیامت تک آنے والے ہیں سب کو الناس میں بیان کر دیا گیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دے دیا گیا کہ آپ قیامت تک کے آنے والے لوگوں کیلئے اور جمیع انسانیت کیلئے اعلان کر دیں کہ مجھے میرے خدا نے ایک دو صدیوں کا ہی رسول نہیں بنایا، مجھے میرے خدا نے ساری انسانیت کا رسول بنایا ہے۔

تو اس آیت نے بھی بعد میں کسی نبی کے آنے کی گنجائش بالکل ختم کر دی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع انسانیت کیلئے رسول بنا کر بھیج دیا گیا ہے۔

(۳) تیسری آیت: تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (سورۃ الفرقان، آیت ۱)

وہ رب بڑی برکت والا ہے جس نے قرآن کو اپنے عبد خاص پہ نازل کیا۔

کس لئے؟ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا

تا کہ آپ سارے جہانوں کے نذیر بن جائیں۔ سارے جہانوں کو ڈرائیں، سارے جہانوں کیلئے منذر بن جائیں اور سارے جہانوں کیلئے توحید و رسالت کے پیغام کو عام کریں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت کو واضح کر دیا گیا کہ آپ ایک جہاں کیلئے نہیں بلکہ بعد میں جتنے زمانے آئیں گے سب کیلئے آپ کو نبی بنا دیا ہے۔

(۴) چوتھی آیت: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا

(سورۃ السباء، آیت ۲۸)

ہم نے آپ کو جمیع انسانیت کیلئے بشیر و نذیر بنا کے بھیجا ہے۔ تمام انسان جو قیامت تک آنے والے ہیں آپ ان کو بشارت دیں کہ اگر تم مجھے اور میرے رب کو مان جاؤ گے، تمہیں جنت ملے گی اگر نہیں مانو گے تو تمہیں جہنم میں پھینکا جائیگا۔ تو آپ کو تمام انسانیت کیلئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا گیا۔ یہ آپ کی ختم نبوت کی بین دلیل ہے۔

(۵) پانچویں آیت: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

(سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۷)

ہم نے آپ کو تمام جہانوں کی رحمت بنا کے بھیجا ہے۔ ایسا نہیں کہ ایک

دوصدی تو آپ کے سپرد ہوا اور اُن کی حل مشکلات اور اُن کی ہدایت کا ذمہ آپ کیلئے ہو اور بعد میں کسی اور کی ڈیوٹی لگنی ہو۔

خالق کائنات جل جلالہ فرماتا ہے نہیں، نہیں ہم نے آپ کو ہمیشہ کیلئے اور تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے۔ پہلے عالمین جو گزر چکے تھے اُن میں بھی رحمت آپ ہی کی تھی لیکن اُس وقت آپ کا ظہور نہیں ہوا تھا تو نبوت پہلے انبیاء علیہم السلام کو ملتی رہی جب آپ کا ظہور ہو گیا تو آپ کائنات میں جلوہ گر ہو گئے اور اب جتنے جہاں بعد میں آنے والے ہیں۔ اُن سب کو آپ کی رحمت نے لپیٹ میں لے رکھا ہے، لہٰذا اب آگے کسی اور کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

(٦) چھٹی آیت: فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔ (سورۃ النساء، آیت ٤١)

قیامت کا دن ہوگا ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ لیں گے جو اُن کے نبی ہونگے، وہ اُن کے گواہ ہونگے۔

وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا

اور ہم آپ کو ساری امتوں پر گواہ بنا دیں گے۔

اوّل سے لے کر آخر تک جتنے پیغمبر گزر گئے۔ اُن کی امتوں کیلئے بھی اور آپ کی اپنی اُمت کیلئے بھی آپ کو گواہ بنا دیں گے۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے بڑے مشاہدے کے ساتھ جلوہ گر ہو گئے اور آپ کو ایسی بڑی گواہی کا منصب دے دیا گیا۔ اب آپ کے بعد کسی کی گنجائش باقی نہیں رہتی جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ھولآء شہیدا کہہ کر جمیع انسانیت کیلئے اپنے

دربار کا گواہ بنا کر آپ کی عظمت اور منصب کو واضح فرما دیا ہے۔

(۷) ساتویں آیت: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ۔ (سورۃ آل عمران، آیت ۱۴۴)

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم محض رسول ہیں یعنی خالق نہیں، اللہ نہیں، معبود نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندے ہیں۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔

آپ سے پہلے بھی رسول آتے رہے اور پھر جاتے رہے۔ آپ کی آمد ایک منفرد انداز میں ہے چونکہ اُن کے بعد نئے رسول پھر آتے رہے اور آپ کے بعد کوئی نیا رسول یا نبی نہیں آئے گا۔ خالق کائنات نے اس انداز میں جھنجھوڑا انسانیت کو۔

اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ

کیا اُن کا وصال ہو جائے یا شہادت ہو جائے تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ جاؤ گے۔ نہیں، نہیں یہ ہمیشہ کی نبوت لے کر آئے ہیں۔ اگر وصال ہو بھی جائے گا پھر بھی کسی کیلئے نہیں ہے کہ وہ ان کے لائے ہوئے پیغام کو چھوڑ دے اور اُس سے پیچھے ہٹ کر وہ مرتد ہو جائے اور دین کا باغی ہو جائے۔ ان کو ہم نے ہمیشہ کی نبوت کا تاج پہنا کر بھیجا ہے۔ لہٰذا اگر وصال ہو جائے گا تو پھر بھی ان کی نبوت کا جھنڈا لہراتا رہے گا۔

(۸) آٹھویں آیت: وَاَرْسَلْنٰکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا وَّ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا

(سورۃ النساء، آیت ۷۹)

ہم نے آپ کو سارے لوگوں کیلئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور تمہارے رسول ہونے پر میری گواہی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے تو یہاں پر بھی رسول اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم کو جمیع انسانیت کیلئے رسول بنانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

(۹) نویں آیت: يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ

(سورہ النسآء، آیت ۱۷۰)

اے سارے لوگو! قیامت تک آنے والی انسانیت تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول آ گئے ہیں جو کہ حق لے کر آئے ہیں۔ وہ حق ایسا ہے جو قیامت کی ضرورتوں کو پورا کرے گا اور مزید کسی رہنمائی کی ضرورت نہیں آئے گی۔ تو اس مقام پر بھی جمیع انسانیت سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی جو جامعیت ہے اور عالمگیریت ہے اُس کو بیان فرما دیا ہے۔

(۱۰) دسویں آیت: الٓرٰ . كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ. (سورہ ابراہیم، آیت ۱)

اے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ پر کتاب کو نازل کیا کیوں؟ تا کہ آپ لوگوں کو الناس کو یعنی ساری انسانیت کو قیامت تک آنے والے لوگوں کو اندھیرے سے نکال کے نور کی طرف لے آئیں۔

آپ دیکھئے اسی سورہ ابراہیم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کیا تو وہاں الناس کا لفظ نہیں بلکہ لفظ قوم ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی آیات دے کر بھیجا تا کہ تم اپنی قوم کو

ظلمت سے نور کی طرف نکالو۔

وہاں قوم تک دائرہ محدود تھا لیکن یہاں چونکہ ختم نبوت کا جھنڈہ لہرا رہا ہے۔تو خالق کائنات جل جلالہ نے فرمایا:

لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ

تاکہ آپ جمیع لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف نکالیں، اُن کو پیغام دیں، تو اس میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا واضح ذکر ہوگیا کہ آپ لوگوں کے ہادی ہیں آپ ہی لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف نکالیں گے ۔ کیونکہ قیامت تک آپ کی تعلیمات موجود رہیں گی ۔ اللہ تعالیٰ کے اذن سے تصرّف موجود رہے گا تو پھر کسی اور کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ آئے اور آ کر یہ کام کرے جبکہ آپ بطریق احسن وہ کام سرانجام دے رہے ہیں ۔ راستے روشن ہیں اُجالے بٹ رہے ہیں اور صحبتیں آباد ہو رہی ہیں تو خالق کائنات جل جلالہ نے فرمادیا کہ قیامت تک ظلمت سے نور کی طرف نکالنا یہ منصب ہم نے آپ کو دے دیا ہے ۔آپ کے بعد اس منصب کے لحاظ سے کسی کے آنے کی گنجائش باقی نہیں رہی کسی معنی میں بھی نبوت ورسالت کے لحاظ سے کوئی بھی نہیں آسکے گا۔

(۱۱) گیارھویں آیت: وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ

(سورہ الانبیاء، آیت ۴۱)

یہاں استدلال کا انداز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حوصلہ افزائی کیلئے بہت سی آیات نازل کیں ۔آپ کو جو تکلیفیں آ رہی ہیں آپ سے پہلے

بھی نبیوں کو آتی رہی ہیں۔ اگر چہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جرأت و استقامت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ہر لحہ مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی چاہت ہے کہ ہر لحہ اپنے محبوب علیہ السلام کی حوصلہ افزائی بھی فرمانا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ

کچھ احمق لوگ مذاق کرتے ہیں تو آپ نہ گھبرائیں۔ آپ سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ ایسا ہوتا رہا۔ اگر آپ کے بعد کسی کے آنے کی گنجائش ہوتی اور اُس نے حق پیغام نبوت کا دینا ہوتا تو خالق کائنات ضرور اس انداز میں بیان کرتا کہ آپ سے پہلے بھی یہ معاملہ چلتا رہا ہے اور آپ کے بعد بھی ایسا ہوتا رہے گا جو پہلے نبی آئے تھے اُنکو بھی مشکلات کا سامنا تھا اور ابھی جو آپ کے بعد آئیں گے اُن کو بھی سامنا ہوگا۔ جبکہ خالق کائنات جل جلالہٗ نے کہیں بھی بعد والا احتمال نہیں چھوڑا اور اس انداز میں بیان کیا کہ آپ سے پہلے رسولوں کے ساتھ ایسا ہوتا رہا ہے آپ تو پھر جامع نبوت لے کر آگئے ہیں۔

سب سے بڑا پیغام آپ کا ہے تو اس لحاظ سے مصیبتیں بھی بڑی برداشت کرنی پڑیں گی۔ خالق کائنات نے اس اسلوب میں ختم نبوت کو بیان فرمادیا ہے۔

(۱۲) بارھویں آیت: وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا ۔ (سورہ الانعام، آیت ۳۴)

آپ سے پہلے لوگوں کو جھٹلایا گیا اور انہوں نے اس پر صبر کیا' اُن کے منہ پر لوگ کہتے تھے تم اللہ کے رسول نہیں ہو تو وہ صبر کرتے رہے۔ یہ جو آپ کے زمانے کے

بھگوڑے مشرک ہیں۔ یہ اگر ایسی باتیں کرتے ہیں تو اس سے سینہ تنگ نہیں ہونا چاہیئے میرے نبی طبیعت ہشاش بشاش رہے۔ یہ ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حوصلہ افزائی ہو رہی ہے تو یہاں پر بھی رسول کی بات کی گئی کہ آپ سے پہلے بھی رسولوں کی تکذیب ہوتی رہی۔ اگر بعد میں کسی نے آنا ہوتا تو اُس کی بھی بات کی جاتی۔ و مـــن بـعـد کـ ہرگز اللہ تعالیٰ نے ایسا اسلوب اختیار نہیں کیا تو اس میں ختم نبوت کا واضح سبق موجود ہے۔

(۱۳) تیرھویں آیت: فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

(سورہ الاحقاف، آیت ۳۵)

اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسے ہی صبر کریں جیسے آپ سے پہلے اولوالعزم رسول صبر کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے ماضی میں صبر کیا ہے اور آپ بھی صبر برقرار رکھیں۔ یہ نہیں کہ کہیں کوئی بے صبری ہو گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے چاہا ہو کہ اب صبر کی تلقین کی جائے۔ ہرگز ایسا مسئلہ نہیں تھا بلکہ مسئلہ یہ تھا کہ جو آپ صبر کر رہے ہیں اس صبر کو آپ آئندہ بھی قائم رکھیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ حوصلہ افزائی کر رہا ہے اور یہاں جو لفظ بولے ہیں وہ بھی یہ ہیں کہ آپ سے پہلے رسول صبر کر گئے۔ انبیاء کرام علیہم السلام صبر کرتے رہے۔ اگر آپ کے بعد کسی نبی کی گنجائش ہوتی تو یقیناً وہ بھی اللہ کا سچا نبی ہوتا اور وہ بھی صابر ہوتا اور اُس کا بھی حوالہ دیا جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے چونکہ گنجائش ہی نہیں چھوڑی اس واسطے بعد والا تذکرہ کسی مقام پر بھی نہیں فرمایا۔

(۱۴) چودھویں آیت: وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتَابٍ وَّ حِکْمَۃٍ (سورہ آل عمران آیت ۸۱)

اللہ تعالیٰ نے سارے انبیاء علیہم السلام کو اکٹھا کر لیا اور عالم ارواح میں اُن سے یہ عہد لیا جا رہا تھا کہ جب باری باری میں تمہیں بھیجوں گا تم اپنی اپنی نبوت کا اعلان کرو گے اور تم نبی قرار پاؤ گے، میں تمہیں کتاب بھی دوں گا، تمہیں حکمت بھی دوں گا۔

ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ

جب تم سب اپنی باری مکمل کر بیٹھو گے، تم سب کی نبوت کا زمانہ گزر جائے گا پھر تمہارے پاس ایک رسول آئیں گے، اُن کی شان کیا ہوگی؟

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ

وہ اُس سب کی تصدیق کریں گے، تم جو کچھ لے کے گئے ہو گے اُن کا قرآن جو کچھ پہلے آ چکا ہے سب کی تصدیق کرنے والا ہوگا۔

اے انبیاء علیکم السلام:

لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنْصُرُنَّہٗ

تم نے اُن پر ضرور ایمان بھی لانا ہے اور ضرور اُن کے ساتھ تعاون بھی کرنا ہے۔ اس مقام پر لفظ ثم نے واضح کر دیا کہ اس میٹنگ میں کوئی بعد والے پیغمبر کی گنجائش ہوتی تو اُس کو بھی ضرور شامل کیا جاتا۔ چونکہ تمام انبیاء سے عہد لیا جا رہا تھا اور یہ کہا جا رہا تھا کہ تم سب پہلے جاؤ گے اور تمہارے بعد میرے محبوب علیہ السلام جائیں گے۔

ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ

تم اپنی نبوت کا زمانہ مکمل کر چکو گے۔اس کے بعد میرے محبوب علیہ السلام آ جائیں گے اور وہ اپنی نبوت کا اعلان کریں گے تو یہاں پر واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بیان کر دیا کہ جس کو بھی میں نے نبی بنانا ہے اُس کو اپنے محبوب سے پہلے بھیجوں گا اور پھر ان کو مصدق بنا کے بھیجوں گا۔

یہ بعد میں تصدیق کرنے جائیں گے۔ کیونکہ آپ کے بعد کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا۔ پھر اُس کی تصدیق ہو نہیں سکتی۔ آپ سے پہلے پہلے جس نے پہنچنا ہے وہ پہنچے گا اور آپ آئیں گے۔ ''ثم'' کے لفظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے احتمال ہی ختم کر دیا کہ جب آپ جلوہ گر ہو جائیں گے' اُس وقت تو پہلوں کی تصدیق کا معاملہ ہو گا۔ پھر کسی کے آنے کی گنجائش ہی باقی نہیں رہے گی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو دوٹوک الفاظ میں بیان کرتے ہوئے اللہ نے یہ بھی بیان کر دیا:

رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ

وہ ایسے رسول ہونگے جو تم سب رسولوں کی کتابوں کی تصدیق کریں گے۔ تم سب کے صحیفوں کی تصدیق کریں گے جو تم سب کی نبوت کی تصدیق کریں گے۔ جو کچھ تمہیں اللہ تعالیٰ سے ملا ہے وہ نبی اُس کی تصدیق کریں گے تو اب یہ وقت سرکار کی طرف سے تصدیق کا وقت ہے۔ اللہ نے اُن کو تو نور دیا ہوا ہی ہے لیکن ادھر رجسٹریشن ہو رہی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تصدیق ہو رہی ہے۔ اگر کوئی نبوت بعد والی بھی ہوتی تو پھر آپ کا وصف یہ ہونا چاہیئے تھا۔ اللہ تعالیٰ پھر یہ فرماتا:

رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ وَلِمَا بَعْدَكُمْ

کہ ایسے رسول آئیں گے جو کچھ تمہارے پاس ہے اُس کی بھی تصدیق کریں گے اور جو بعد میں آئے گا اُس کی بھی تصدیق کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے ڈبل تاکید کے ساتھ ختم نبوت کو واضح فرمادیا۔ وہ آئیں گے اُس سے پہلے جس نے آنا ہوگا وہ آچکا ہوگا اور وہ اللہ نے ازل سے انتخاب کر رکھا ہے۔ اُن خوش بخت ذاتوں کا جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سمیت انبیاء کو نبوت دینی تھی۔ ازل سے اُن کو نبوت دینے کا اعلان فرما رکھا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو اللہ تعالیٰ نے حتمی طور پر واضح لفظوں میں بیان کردیا۔

(۱۵) پندرھویں آیت: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورہ المائدہ، آیت ۳)

آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کردیا اور آج میں نے تم پر اپنی نعمت کی انتہاء کردی اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کرلیا۔

اب دیکھو!

یہ کب سے سلسلہ جاری تھا، اُمتوں کو اللہ تعالیٰ نصاب دیتا تھا اُن کے چھوٹے چھوٹے نصاب تھے، پہلے پہلے تو یہ عمل اُس کیلئے مشکل تھا اور اُن پر بوجھ کہ جب لوگوں سے ملاقات کرنی ہو تو کپڑے پہن کے آنے چاہییں اُس سیولائزیشن (Civilization) کی طرف لوگوں کو لایا جارہا تھا تو یہ بعد والے اسباق جو تقویٰ وطہارت اور تزکیہ نفس کے ہیں۔ یہ سبق تو بعد کے ہیں، شروع میں تو یہ سبق بھی پڑھانے لازم تھے کہ یہ انسانیت ہے تم میں اور حیوانوں میں فرق یہ ہے کہ تم نے اپنی شرمگاہ کو ڈھانپنا ہوتا ہے، تمہارے لئے یہ لباس ہیں۔

اس طرح انبیاء علیہم السلام اپنی اُمت کو یہ سبق پڑھا رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آہستہ آہستہ تدریجاً لوگوں کے شعور کو بیدار کیا جارہا تھا۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد زریں آیا اور اس اُمت کی ذہانت سامنے آ گئی تو خالق کائنات جل جلالہٗ نے یہ اعلان کر دیا:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

وہ جو کئی صدیوں سے میری ہدایت کا سلسلہ جاری تھا اور چھوٹے چھوٹے نصاب میں دے رہا تھا آج میں نے جامع نصاب کو مکمل کر دیا ہے۔ میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا اور میں نے نعمت کی انتہاء کر دی۔ پہلی اُمتوں کو میں نے اتنا نہیں دیا جتنا تمہیں دیا۔ اُن سب کو جو دیا تھا اُس سے ایک جامع نصاب میں نے اس اُمت کو دے دیا ہے۔

یہاں تک کہ بچے کی ولادت سے کئی ماہ پہلے سے لے کر اُس کی وفات کے بعد تک جتنے درمیان میں معاملات ہیں۔ وہ سب کے سب بیان کر دیے ہیں۔ یہاں تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمانے لگے:

اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ

میں تو تمہارے لئے باپ کی مانند ہوں، عین باپ نہیں کہا بلکہ آپ نے فرمایا میں باپ کی طرح ہوں، کس انداز میں فرمایا ''شفقت اتنی کرتا ہوں کہ باپ بھی بالآخر ایسی شفقت کر نہیں سکے گا' میں ایک طرف تو تمہیں بتوں کی غلاموں سے نجات دے کر اللہ کے دربار تک پہنچا رہا ہوں اور دوسری طرف چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بیان کرتا ہوں کہ

جب قضاء حاجت کیلئے بیٹھنا ہو تو طریقہ کیا ہونا چاہیئے' منہ کس طرف ہونا چاہیئے' کتنے ڈھیلے استعمال کرنے چاہئیں' فرمایا "میری نبوت کا بلند منصب دیکھو' میری باتوں کا بیان دیکھو' یہ میری تمہارے ساتھ شفقت ہے کہ میں نے کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی کہ کل تمہیں ضرورت پڑے اور میں نے وہ بیان نہ کی ہو' میں سب کچھ بیان کرنے کیلئے آ گیا ہوں"۔

تکمیل ایمان سے ختم نبوت کا بیان

(۱۶) سولہویں آیت: وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ (سورہ البقرہ، آیت ۴)

متقی وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں' زکوٰۃ دیتے ہیں اور متقی وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اُس چیز پر جو اے محبوب علیہ السلام آپ کی طرف نازل کی گئی اور اُس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ سے پہلے نازل کی گئی۔

بندہ مومن تب بنے گا جب پہلی کتب پر بھی ایمان لے آئے گا اور اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے وہ لوگ کامیابی والے ہیں اور وہ لوگ ہدایت والے ہیں اور وہ لوگ ہیں تقویٰ والے کہ جن کو یہ ایمانی حیثیت حاصل ہے کہ اے نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو تجھ پہ قرآن اُترا ہے اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور جو آپ سے پہلے ہدایت کی کتابیں اتاری گئی ہیں اُن پر بھی ایمان لانے والے ہیں۔

اب اگر بعد میں بھی کسی کی گنجائش باقی ہوتی تو لازم کر دیا جاتا اور اللہ تعالیٰ فرماتا:

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِكَ

جو آپ پر اتری ہوئی کتاب پر بھی ایمان لائے اور جو پہلے اتر چکی ہیں اُن پر بھی ایمان لائیں اور جو بعد میں اتریں گیں اُس پر بھی ایمان لائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہرگز اس انداز میں بیان نہیں کیا اور واضح کر دیا کہ بعد میں اب کوئی نبوت ہی نہیں ہوگی۔ اُس کی کتاب کہاں آئے گی، سب کچھ پہلے آچکا ہے اور یہ نبوت بعد والی پہلی نبوتوں اور کتابوں کی تصدیق کر رہی ہے اور اپنے امتیوں پر اُس کو لازم قرار دے رہی ہے۔

(۱۷) سترھویں آیت: لٰـكِنِ الرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ. (سورہ النسآء، آیت ۱۶۲)

اس میں بھی اللہ تعالیٰ وہی بیان کر رہا ہے جو اس سے پہلی آیت میں بیان کی۔

والمومنون یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک

ایمان کیلئے جس چیز کو لازم قرار دے دیا گیا۔ فرمایا ''جو آپ پر اتری ہے کتاب اس پر بھی ایمان لے آئیں اور جو آپ سے پہلے کتابیں اتاری گئی ہیں اُن پر بھی ایمان لائیں۔

(۱۸) اٹھارھویں آیت: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ

(سورہ النسآء، آیت ۱۳۶)

اے ایمان والو! ایمان لے آؤ اللہ پر اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُس کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ السلام پر نازل کی اور اُن کتابوں پر

جو اللہ تعالیٰ نے ان سے پہلے نازل کیں، تو یہاں پر بھی پہلے کا ذکر موجود ہے۔

(۱۹) اُنیسویں آیت: وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ

(سورہ الزمر، آیت ۶۵)

آپ کی طرف اس پیغام کی وحی کی گئی اور اس توحید کی وحی آپ سے پہلے پیغمبروں کی طرف کی گئی، تو یہاں پہلے پیغمبر توحید والا پیغام عام کرتے رہے اور فکر آخرت والا پیغام لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ یہ سب کا مشترکہ پیغام ہے۔ نبوت کا پیغام اللہ تعالیٰ کی توحید کا پیغام ہے اور فکر آخرت کا پیغام دیتے ہیں۔ رب ذوالجلال نے فرمایا "یہ آپ کی طرف بھی آیا ہے اور آپ سے پہلوں کی طرف بھی آیا ہے"۔ گنجائش ہوتی تو بعد کا تذکرہ ضرور ہوتا چونکہ یہ اہم مقام ہے۔ جہاں پر نبوت کی حیثیت کو واضح کیا جا رہا ہے۔ خالق کائنات جل جلالہٗ نے بعد والے تمام احتمالات ختم فرما دیئے ہیں۔

(۲۰) بیسویں آیت: اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ آمَنُوْا بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ۔ (سورہ النساء، آیت ۶۰)

یہاں پر اُس کو بیان کیا گیا جو آپ پر نازل کیا گیا اور آپ سے پہلے جو نازل کیا گیا بعد والا احتمال ختم کر دیا گیا۔

(۲۱) اکیسویں آیت: کَذٰلِکَ یُوْحِیْ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ

(سورۃ الشوریٰ، آیت ۳)

ایسے ہی اللہ نے آپ کی طرف وحی کی اور اُن لوگوں کی طرف آپ سے پہلے آ چکے ہیں۔ بعد والا احتمال ختم کر دیا گیا۔ بہت سی آیات میں اُمت کو اس انداز میں بیان

کیا گیا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ کسی اور اُمت کی اب گنجائش باقی نہیں رہی جب اور اُمت ہی نہیں ہوگی تو اور نبی کہاں سے آئے گا۔

(۲۲) بائیسویں آیت: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

(سورۂ آل عمران، آیت ۱۱۰)

تم کو ساری امتوں کا سردار بنایا گیا' جب سردار اُمت آجائے تو پھر ادنیٰ اُمت کی ضرورت کیا ہے۔ یہ جب آ گئی تو سارے منصوبے اس کے پاس سارے کام ان کے پاس ساری عظمتیں ان کے پاس ہر ہر بندگی کی توفیق اس کے پاس ہر ہر علم کا کمال' ان کے پاس پہلی ساری امتیں یکجا ہو کر وہ کام نہ کر سکیں جو اس تنہا اُمت نے کیا۔ وہ امتیں اپنے نبی پر نازل ہونے والی کتاب کو محفوظ نہ رکھ سکیں۔ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب کو تو محفوظ رکھا ہی انہوں نے اُن کی ہر ہر حدیث کو بھی محفوظ رکھا اور اس انداز میں محفوظ رکھا کہ صرف حدیث کی حفاظت کیلئے پینسٹھ علوم ایجاد کر ڈالے اور پھر حدیث کو سمجھنے کیلئے اصول حدیث کو بنا ڈالا۔ قرآن کو سمجھنے کیلئے اصول تفسیر کو بنا ڈالا۔ احکام کو سمجھنے کیلئے اصول فقہ کو بنا ڈالا۔ پہلی اُمتوں میں اس طرح کا کوئی تصور ہی موجود نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" یہ خیر امت آ گئی ہے۔ سردار امت آ گئی ہے یہ تمام امتوں میں سے آخری امت ہے۔ اس کے بعد جب اُمت کا تصور نہیں تو نبی کا تصور کیسے ہو سکتا ہے۔

(۲۳) تیسویں آیت: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ. (سورۂ البقرہ، آیت ۱۴۳)

www.SirateMustaqeem.net

ہم نے تجھے افضل اُمت بنایا ہے تا کہ تم باقی سارے لوگوں پر گواہ بن جاؤ' اللہ تعالیٰ کے دربار میں گواہ بننا یہ منصب صرف پیغمبروں کا تھا۔ لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے اس اُمت کو بھی یہ گواہی کا منصب مل گیا ہے۔ اب وہ امت ظاہر ہوگئی جس کو من وجہ وہ سیٹ دے دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ گواہی دے سکیں گے۔

اب فضیلت والی اُمت کے بعد کسی ادنیٰ اُمت کا تصور باقی نہیں رہتا۔ جب اللہ تعالیٰ اس کو افضل ترین اُمت کہہ رہا ہے تو یہ آخری اُمت ہے اور جن کی کتاب سب سے افضل ہے' جن کے پیغمبر سب سے افضل ہیں' جن کا نظام سب سے افضل ہے اور جن کا پیغام سب سے افضل ہے۔ لہٰذا ان کے بعد نہ کوئی پیغام ہے' نہ دعوت ہے' نہ کوئی کتاب ہے' نہ کوئی نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کی عظمت کے ساتھ ختم نبوت کی عظمت کو ثابت فرما دیا ہے۔

(۲۴) چوبیسویں آیت: وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ۔ (سورۃ الصف)

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہہ رہے تھے ''اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا نبی بن کے آیا ہوں اور میں اُس کی تصدیق کر رہا ہوں' جو مجھ سے پہلے تورات کی شکل میں آچکی ہے اور میں اس رسول کی بشارت دے رہا ہوں جو میرے بعد آئیں گے اُن کا نام ''احمد'' ہوگا۔

اب یہاں پر اس اسلوب کو واضح کر دیا کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

www.SirateMustaqeem.net

بعد کسی اور کے آنے کی گنجائش باقی رہتی تو آپ کا یہ انداز ہوتا کہ لوگو! میں رسول بن کے آ گیا ہوں اور جتنی پہلی کتابیں ہیں اُن کی میں تصدیق کر رہا ہوں اور جو بعد میں آئے گا اُس کا میں اعلان کر رہا ہوں اور اُن کے بعد جو آئے گا اُس کا اعلان کر رہا ہوں جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفی تو بار بار کی ہے۔ ڈیڑھ سو احادیث میں نفی موجود ہے اور ختم نبوت کا بیان موجود ہے لیکن ایک جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ میرے آنے کے بعد کسی کے آنے کی گنجائش باقی ہے۔

محبوب علیہ السلام سے پہلے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ اسلوب دے رہے تھے اور پہلوں کی تصدیق کر رہے تھے اور بعد میں آنے والے کی بشارت دے رہے تھے۔ آگے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسا کرنا چاہیئے تھا' اگر بعد میں کوئی نبی ہوتا' ایسی آیت بھی آپ پر نازل ہونی چاہیئے تھی اور ایسا خطاب آپ کا اُمت کے سامنے ہونا چاہیئے تھا لیکن کسی مقام پر ایسا لفظ موجود نہیں ہے۔ تو اس آیت کا اسلوب ختم نبوت کی گواہی کو ثابت کر رہا ہے۔

(۲۵) پچیسویں آیت: قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(سورہ الاحقاف، آیت ۲۹)

یہ ایک آیت نہیں اس آیت کے مضمون کی بہت سی آیات ہیں جس میں ہے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

یہ پیغمبر پہلی کتابوں کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اگر بعد میں کوئی اللہ تعالیٰ کا پیغام آنا ہوتا تو تصدیق کیلئے اُس کو بھی شامل کیا جاتا۔ ان تمام کے اندر جو درجنوں ہیں۔ خالق کائنات جل جلالہٗ نے اس احتمال کو ختم کر کے ختم نبوت کے مضمون کو واضح کیا ہے۔

(۲۶) چھبیسویں آیت: (سورۃ الانعام، آیت ۱۹)

اس میں انداز یہ ہے کہ خالق کائنات جل جلالہٗ قرآن مجید کا تعارف ایسا کروا رہا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ جس کے بعد کوئی کتاب نہیں آسکتی۔ صاحب قرآن کے بعد پھر کسی کی بحیثیت نبی آنے کی مجال کیا ہو سکتی ہے؟

رب ذوالجلال فرماتا ہے:

اُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْقُرْآنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے میری طرف اس قرآن کی وحی کی گئی۔ لانذرکم بہ تا کہ میں تمہیں اس کے ساتھ ڈراؤں جو صحابہ سامنے موجود تھے۔ فرمایا میں اس تک محدود نہیں رہوں گا ومن بلغ جہاں تک یہ قرآن قیامت تک پہنچے گا جو پڑھ کے ڈریں گے وہ میرے ڈرانے سے ڈر رہے ہونگے۔ یہ ایک دو صدیوں کیلئے نہیں بلکہ ہمیشہ ڈراتا رہے گا، ہمیشہ کے ڈرانے کیلئے قرآن آیا ہے۔ قرآن مجید کا تعارف بحیثیت کتاب ختم نبوت کو واضح کر رہا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کتاب ختم نبوت والی دے دی ہے۔ اس کتاب کے بعد اور کتاب کی گنجائش باقی نہیں رہی تو اس سینے کے بعد کوئی اور حامل وحی سینہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تمام گنجائشیں ختم کر ڈالی ہیں۔

(۲۷) ستائیسویں آیت: وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا

بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَ كُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

(سورہ البقرہ، آیت ۲۳)

اگر تم کو اُس پر شک ہے جو علم اپنے عبد خاص پہ نازل کیا کہ یہ اللہ کا کلام ہے یا اپنی طرف سے پڑھ رہے ہیں۔ اگر اے کافرو تمہیں اس کتاب میں شک ہے تو پھر اس قرآن جیسی ایک سورت ہی بنا کے لے آؤ اور صرف تم ہی نہیں بلکہ اپنے حمایتی بھی ساتھ ملا لو۔ اگر تم اُس دعوے میں سچے ہو کہ یہ اللہ کا کلام نہیں انہوں نے خود گھڑا ہوا ہے تو پھر ایسی ایک صورت ہی بنا کے لے آؤ۔ یہ سورت تم نہیں بنا سکتے۔

یہ چیلنج جس طرح اُس وقت تھا' جب یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ ایسے ہی آج بھی یہ چیلنج موجود ہے اور قرآن مجید

اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا

اس سے اس بات کو آج بھی بحیثیت چیلنج بیان کر رہا ہے۔ تو یہ قرآن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔ تو معجزہ ہوتا ہے نبوت کا۔ معجزے کی دو قسمیں ہوتی ہے ایک معجزہ حسّی ہوتا ہے اور دوسرا معجزہ عقلی ہوتا ہے۔ حسّی معجزہ وہ ہے جس کو آنکھوں سے دیکھا جائے جس طرح حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پہاڑ سے نکلی تھی وہ معجزہ حسّی تھا لیکن قرآن معجزہ عقلی ہے۔ حسّی معجزہ جب تک حس کے سامنے ہے تو معجزہ ہے غیب ہوا تو ختم ہو گیا پھر خبر باقی رہ گئی۔

لیکن معجزہ عقلی وہ ہوتا ہے جب تک عقل سلامت ہے۔ معجزہ بھی سلامت ہے تو حضرت صالح علیہ السلام کا معجزہ اونٹنی والا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ عصا والا

محدود وقت کیلئے تھا۔ اس واسطے اُن کی نبوتیں محدود وقت کیلئے تھیں اور پھر زمانہ نبوت کا ختم ہو جانا تھا۔

لیکن نبی علیہ السلام کو معجزہ دائمی دے کر اعلان کر دیا ہے کہ جن کا معجزہ ہمیشہ کا ہے اُن کی نبوت بھی ہمیشہ کی ہے۔ اس انداز سے اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کی حقیقت کو واضح کیا۔

(۲۸) آٹھائیسویں آیت: اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ التکویر آیت ۲۶)

قرآن مجید کا تعارف کروایا جا رہا ہے کہ یہ قرآن سارے جہانوں کیلئے نصیحت ہے۔ سارے جہانوں کیلئے نصیحت اس سے جامعیت بیان کر دی گئی۔ قیامت تک ہمیشہ کیلئے یہی نصیحت ہے اس کے بعد اور کسی کتاب کی ضرورت نہیں، کوئی نبی نہیں آ سکتا تو قرآن کی اس جامعیت نے قیامت تک کیلئے جب یہ بات واضح کر دی ہے کہ یہی نصیحت ہے اور یہی ہدایت ہے تو اس کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے مضمون کو بھی واضح فرما دیا ہے۔

(۲۹) اُنتیسویں آیت: هُدًى لِّلنَّاسِ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۸۵)

ہم نے اس کو جمیع انسانیت کیلئے ہدایت بنایا۔ خواہ وہ پہلی صدی کے ہوں، خواہ وہ چودھویں صدی کے ہوں، خواہ بیسویں کے ہوں، خواہ قیامت تک کے لوگ ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے ''یہ ہدایت ہے اب اس کے بعد کسی کی کوئی گنجائش نہیں ہے یہ بھی ختم نبوت کا بیان ہے۔

(۳۰) تیسویں آیت: هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ (سورہ ابراہیم، آیت ۵۲)

یہ قرآن جمیع انسانیت کیلئے تبلیغ ہے۔ یہ بلاغ للناس ہے۔ یہ سب تک رب تعالیٰ کا پیغام پہنچا رہی ہے تو اس لحاظ سے بھی قرآن مجید کی جو عالمگیریت اور آفاقیت ہے اُس نے بھی واضح کر دیا کہ اس قرآن نے گنجائش نہیں چھوڑی کہ اب کوئی اور صحیفہ اترے یا کوئی نبی ہو اُس پر وحی اترے اور لوگوں کو اس کی ضرورت پڑے نہیں، نہیں۔

یہ کافی ہے اور قیامت تک کیلئے بلاغ الناس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے اندر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی تمام جہات کو بیان فرما دیا ہے۔

چونکہ وقت مختصر ہے میں نے ۳۰ آیات اس وقت پڑھی ہیں اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ قرآن مجید کا ہر لفظ ختم نبوت پر دلالت کرتا ہے۔

قرآن مجید کا ہر لفظ ختم نبوت کو ثابت کرتا ہے۔ اس واسطے کہ ہر لفظ میرے نبی علیہ السلام کا معجزہ ہے، ہر لفظ معجزہ ہے اور یہ معجزہ عقلی ہے، ہر لفظ یہ دلالت کر رہا ہے کہ یہ محبوب علیہ السلام پر قرآن نازل ہوا اور اس کی مثل نہیں بن سکتی۔ اس کے لفظ جیسا لفظ نہیں بن سکتا۔ اس کی آیت جیسی آیت نہیں بن سکتی تو یہ ہر لفظ بول رہا ہے کہ جس کی نبوت ہوتی ہے معجزہ اُسی کا ہوتا ہے اور جس کا معجزہ بول رہا ہو اُس کی نبوت بھی بول رہی ہوتی ہے۔ جس کا معجزہ چمک رہا ہو اُس کی نبوت بھی چمک رہی ہوتی ہے۔ جس کا معجزہ موجود ہو اُس کی نبوت کا زمانہ بھی موجود ہوتا ہے اور جس کا معجزہ بالکل شاداب ہرا بھرا اور تازہ ہو اُس کی نبوت کا اسلوب بھی تازہ ہوتا ہے۔

تو قرآن مجید کا ہر لفظ آج بھی اعجاز کے ساتھ موجود ہے اور اُس کا اعجاز باسی نہیں ہوا اور اُس کا اعجاز ماند نہیں پڑا تو ہر لفظ ہی اپنے قرآن ہونے کے لحاظ سے نبی علیہ

السلام کی ختم نبوت کا بیان کر رہا ہے۔

ان آیات کے ساتھ صرف ایک تمہید تھی' اس کے علاوہ بہت سی آیات ہیں ۔ ایسے ہی ڈیڑھ سو احادیث براہ راست ختم نبوت کو ثابت کرتی ہیں ۔ میں اپنی گفتگو کو سمیٹتے ہوئے یہ بات بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو کوئی محدث کہے یا اس کو کوئی مجدد کہے یا تو کوئی مہدی کہے یا کوئی مسیح کہے یا کوئی اس کو جھوٹا نبی کہے ۔ یہ سارے معاملات تو بعد میں ہیں ۔ کوئی نبی تب بنتا ہے جب اُس کا ایمان صحیح ہوتا ہے ۔ یہ تو ایسا انسان ہے کہ اس کا اپنا ایمان ہی صحیح نہیں جو اپنے ایمان کے لحاظ سے پہلے ہی کافر تھا ۔ کیا کافروں میں سے کوئی مہدی ہوتا ہے یا کافر بھی کوئی مجدد ہوتا ہے ۔ کیا کافر بھی کوئی مسیح ہوتا ہے' کیا کافر بھی کوئی نبی ہوتا ہے ۔ یہ شخص قطع نظر اس کے کہ دیگر دلائل کو دیکھا جائے ۔ بذات خود اپنے عقیدے میں نبوت کے اعلان سے پہلے بھی اپنی حیثیت کے لحاظ سے جو بیان کر رہا تھا اس کا خود ایمان ہی نہیں تھا' ایمان ہوتا تو پھر اگر گنجائش ہوتی تو کچھ بن سکتا ۔ یہاں تو گنجائش ہی نہیں ہے' ایمان کے لحاظ سے اُس کی صورتحال کیا تھی؟

اُس کی کتاب البریۃ کا صفحہ نمبر ۷۹ ہے ۔

اس میں اُس نے اپنے آپ کو خدا بنا کے پیش کیا ہے ۔ یعنی عمومی طور پر تو ہم اُس کو جھوٹا مدعی نبوت کہتے ہیں ۔ وہ تو خدا بننے کے درپے تھا' اس نے واضح طور پر لکھ دیا کہتا ہے کشف میں میں نے دیکھا کہ خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں ۔ اس حالت میں یہ کہہ رہا تھا ہم ایک نیا نظام ایک نیا آسمان ایک نئی زمین چاہتے ہیں' سو میں نے زمین و آسمان کو اجمالی صورت میں پیدا کر دیا ۔

تو یہ غلام احمد قادیانی ہے جو اپنے آپ کو زمین و آسمان کا خالق بھی کہتا ہے اور اپنے آپ کو خدا بھی کہہ رہا ہے تو ایسا شخص تو انسان کہلوانے کا حق دار نہیں۔ چہ جائیکہ اُس کو مسلمان کہا جائے اور پھر مسلمان سے آگے جو عہدے ہیں۔ محدث مجدد یا اس طرح کے وہ اُس کو دیئے جائیں۔ یہ تو انسانیت کی تعریف میں داخل ہی نہیں ہے۔ کیونکہ کافروں کو حیوان کہا گیا ہے۔ بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر کہا گیا ہے۔ یہ تو انسان کہلوانے کے قابل نہیں۔ چہ جائیکہ اس کو آگے کوئی منصب دیا جائے تو ختم نبوت کے موضوع پر ایک مختصری گفتگو تھی۔ قادیانیت ایک ناسور ہے۔

قادیانیت سے پوچھا کفر نے تو کون ہے؟
کہنے لگی آپ ہی کی دلربا سالی ہوں میں

یہ قادیانیت کفر کی سالی ہے اور اس کے ہاتھ میں آری ہے جس کا مقصد اسلام کے درخت کو کاٹنا ہے۔ اللہ ان کو ان کے مذموم مقاصد میں ناکام فرمائے اور مسلم اُمہ کو اپنی غیرت و حمیت بیدار رکھتے ہوئے ان کا پوری طرح تعاقب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعونا اَنِ الحمد لله رب العالمين